

## 202306-جانور کی عمر اور عیوب سے پاک ہونے کی حقیقت میں بھی شرائط ہیں جو قربانی میں ہیں۔

### سوال

میری دو بیٹیاں ہیں بڑی کی عمر چھ سال ہے اور چھوٹی کی عمر تین سال ہے، میں نے ان کا حقیقہ کرنے کا ارادہ کیا تو میرے والد نے قصاب سے رابطہ کیا اور میرے لیے 400 ڈالر کا اینڈھا خرید لیا، لیکن قصاب کو علم نہیں تھا کہ یہ حقیقہ کا جانور ہے، قصاب نے اسے ذبح خانہ میں ذبح کیا اور گوشت بنا کر ہمارے پاس پہنچ گیا، تو میں نے حقیقہ کے طور پر جانور ذبح کرنے کی نیت کی ہوئی تھی تو میں نے اس کا کچا گوشت ہی رشتہ داروں اور غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا، تو کیا یہ جائز ہے کہ حقیقہ سلاٹر ہاؤس یا ذبح خانہ میں ذبح کیا جائے؟ یا گھر میں ہی ذبح کرنا ضروری ہے؟ اور جانور ذبح کرتے وقت جس کا حقیقہ کیا جا رہا ہے اس کا نام بھی لیا جائے؟ اگر ایسا کرنا جائز نہیں ہے تو کیا میرے لیے اب یہ جائز ہے کہ میں اس اینڈھے کو عام صدقہ شمار کروں اور پھر ایک اور اینڈھا خرید کر اسے حقیقہ کے طور پر ذبح کروں؟ اگر مجھ پر ایک اور جانور بطور حقیقہ ذبح کرنا ضروری ہے تو کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ اینڈھے کی بجائے چھوٹی عمر کے دو بھیڑ کے بچے لے لوں؟ کیونکہ ایک اینڈھے کی قیمت میں دو چھوٹی عمر کے بھیڑ کے بچے آجائیں گے، اور میں ایک ہی بار دونوں بیٹیوں کی طرف سے حقیقہ کر دوں گی۔

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اول:

حقیقہ یا عید کی قربانی کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ ذبح کرتے ہوئے عید کی قربانی یا حقیقہ کرنے والے کا نام لیا جائے، اسی طرح یہ بھی شرط نہیں ہے کہ انہیں گھر میں ذبح کیا جائے، بلکہ اگر ان جانوروں کو عید کی قربانی کرنے والے یا حقیقہ کرنے والے کے علاقے میں بھی ذبح نہ کیا جائے تو تب بھی جائز ہے۔

اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ نیت اس بات کی کرے کہ یہ قربانی ہے یا حقیقہ، تاہم یہاں پر یہ شرط نہیں ہے کہ قصاب یا ذبح کرنے والے کو علم ہو کہ یہ جانور حقیقہ کا ہے یا قربانی کا۔ اس بنا پر آپ کی بڑی بیٹی کی طرف سے اینڈھا ذبح کرنے پر ان کا حقیقہ ہو گیا ہے۔

دوم:

حقیقہ کرنے کے لئے بکری یا دنبے میں سے کسی مخصوص نوعیت کا جانور ہونا ضروری نہیں ہے، ان میں سے زیادہ کوئی بھی جانور ذبح کیا جاسکتا ہے، اسی طرح بھیڑ یا دنبہ بھی ذبح کیا جاسکتا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عام ہے: (لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک [بکری حقیقہ میں ذبح کی جائے]، ان کے زیادہ ہونے سے تم پر کوئی حرج نہیں۔) اس حدیث کو ترمذی: (1516) نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح سنن ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

تاہم حقیقہ کے لئے بھی وہی شرائط معتبر ہیں جو قربانی میں ہوتی ہیں، مثلاً: عیب سے پاک ہو اور اس کی عمر بھی قربانی والی ہو۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (7/366) میں لکھتے ہیں:

"حقیقہ میں ان جانوروں کے ان تمام عیوب سے بچا جائے گا جن سے قربانی میں بچا جاتا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: حقیقہ کے جانور کا عمر اور دیگر عیوب میں وہی حکم ہے جو قربانی کے جانور کا ہوتا ہے چنانچہ ایسے عیوب والے تمام جانور حقیقہ میں منع ہوں گے جنہیں قربانی میں منع کیا گیا ہے۔۔۔ لہذا بھیڑ کے چھ ماہ سے کم عمر کا بچہ اور بکریوں میں سے دو دانٹا سے کم عمر

اس میں کفایت نہیں کرے گا، عقیقے میں ایسا کا ناجانور کفایت نہیں کرے گا جس کا کانپن واضح ہو، لنگڑا جانور جس کا لنگڑاپن واضح ہو، بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، اور اتنا کمزور جانور کہ اس میں گودانہ ہو، اسی طرح ایسا جانور جس کا آدھا یا آدھے سے بھی زیادہ سینگ یا کان کٹ گیا ہو۔ ”ختم شد

اور عقیقے کے لئے ضروری عمر یہ ہے: اونٹ پانچ سال کا ہو، گائے کی عمر دو سال ہو، بکری کی عمر ایک سال جبکہ بھیر کا چھ ماہ کا بچہ بھی کفایت کر جائے گا۔

اس بنا پر:

آپ کے ذمے یہ واجب نہیں کہ آپ منگ جانور ذبح کریں، آپ بس اس بات کا اہتمام کریں کہ عقیقے میں ایسا جانور ذبح کیا جائے جس میں قربانی کے لئے معتبر عمر پائی جائے اور وہ عیوب سے بھی پاک ہو۔

آپ ان شاء اللہ بعد میں جو عقیقہ کریں گی وہ چھوٹی بیٹی کی جانب سے ہوگا، جبکہ بڑی بیٹی کی طرف سے جو جانور ذبح کیا گیا ہے اس سے بڑی بیٹی کا عقیقہ ہو گیا ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (41899) اور (82607) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم